Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ روزنامہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۲ رجب ۱۳۹۵ھ ۳۱ وفا ۱۳۵۴ہش ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۷۴

ربوہ ریلوے سٹیشن پر کسی قسم کا غیر ملکی یا ملکی اسلحہ نہیں پکڑا گیا

مقامی سرکاری افسران کی طرف سے روزنامہ "امروز" کی انتہائی شر انگیز اور سراسر جھوٹی خبر کی پُرزور تردید

(الفضل کے مقامی نامہ نگار کے قلم سے)

ربوہ ۳۰ جولائی ——— ربوہ ریلوے سٹیشن پر غیر ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار کے پکڑے جانے کے متعلق روزنامہ "امروز" کے ۳۰ جولائی ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں شائع ہونے والی خبر کے متعلق آج جب ربوہ کے متعلقہ سرکاری اداروں سے رابطہ قائم کر کے اُن سے اِس بارہ میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اِس خبر کو سراسر کذب و افتراء پر مبنی من گھڑت اور شر انگیز قرار دیا اور بتایا کہ "امروز" کے نامہ نگار نے جس اسلحہ کے پکڑے جانے کے متعلق سراسر جھوٹا افسانہ تراشہ ہے اس کی اصلیت یہ ہے کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) کے لئے فوجی ادارہ سی۔او۔ڈی، راولپنڈی کی طرف سے محض لکڑی کی بنی ہوئی کچھ "ڈمی رائفلیں" کالج میں مقیم فوجی سٹاف کو ریلوے بلٹی کے ذریعہ بھیجی گئی تھیں جنہیں ٹریننگ کے لئے مقرر فوجی سٹاف نے خود وصول کیا۔ بھاری مقدار میں غیر ملکی اسلحہ پکڑے جانے کے متعلق جو کچھ "امروز" کے نامہ نگار نے لکھا ہے اس کا لفظ لفظ جھوٹ پر مبنی ہے۔

یاد رہے "امروز" نے اپنے ۳۰ جولائی کے شمارہ میں اپنے لائلپور کے نامہ نگار کی مرسلہ درج ذیل خبر شائع کی تھی:۔

"لائلپور ۲۹ جولائی۔ پولیس نے ربوہ ریلوے سٹیشن سے غیر ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ اسلحہ پیٹیوں میں بند کر کے ریل گاڑی کے ذریعہ ربوہ پہنچایا جا رہا تھا۔ سپیشل پولیس کو کافی عرصہ سے یہ اطلاعات موصول ہو رہی تھیں کہ غیر ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار ربوہ پہنچائی جا رہی ہے چنانچہ سپیشل پولیس کا ایک دستہ ربوہ ریلوے سٹیشن پر خصوصی طور پر متعین کر دیا گیا۔ گزشتہ روز جب ریلوے سٹیشن پر پیٹیاں اُتاری جا رہی تھیں تو ایک پیٹی پلیٹ فارم پر گر کر ٹوٹ گئی جس سے غیر ملکی اسلحہ کی نشان دہی ہوئی۔ سپیشل پولیس کا اہلکار جب یہ اطلاع دینے ربوہ پولیس سٹیشن گیا تو اس دوران میں ریلوے کے عملہ نے ان پیٹیوں کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کی لیکن پولیس نے بروقت پہنچ کر اسلحہ کی پیٹیوں پر قبضہ کر لیا۔ پولیس اِس بات کو صیغہ راز میں رکھ رہی ہے کہ اسلحہ کی مقدار کتنی تھی اور اب تک کتنا اسلحہ ربوہ پہنچ چکا ہے۔ اِس سلسلہ میں ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ پولیس اِس سلسلہ میں تفتیش کر رہی ہے"۔ (روزنامہ "امروز" ۳۰ جولائی صفحہ ۱)

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل نے جو کالج کی نیشنل کیڈٹ کور کے کمانڈنٹ بھی ہیں آج صبح "امروز" کی خبر پڑھ کر بتایا کہ "امروز" کے نامہ نگار نے جس رائی کا پہاڑ بنایا ہے اُس رائی کی حیثیت یہ ہے کہ ٹریننگ کی غرض سے لکڑی کی بنی ہوئی کچھ "ڈمی رائفلیں" ۲۶ جولائی کو ریلوے بلٹی کے ذریعہ ٹریننگ کی غرض سے ربوہ میں مقیم فوجی سٹاف کو بھیجی گئی تھیں اور جنہیں ٹریننگ دینے والے متعلقہ فوجی افسر نے خود ریلوے سٹیشن سے وصول کیا۔ آپ نے کہا ایسے لکڑی کے رائفل نما کندے اُن تمام کالجوں کو حکومت کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں جن میں نیشنل کیڈٹ کور قائم ہے۔

انچارج پولیس سٹیشن ربوہ، گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طلباء کو ٹریننگ دینے والے فوجی سٹاف اور سٹیشن ماسٹر ربوہ نے ملاقات کے دوران پرنسپل صاحب گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بیان کی تصدیق کی اور "امروز" کے نامہ نگار کی خبر کو شر انگیزی پر مبنی سراسر جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ جب سرکاری ادارہ کی طرف سے مرسلہ "ڈمی رائفلوں" کی تین پیٹیاں ربوہ ریلوے سٹیشن پر موصول ہوئی تھیں تو پولیس نے ذمہ دار سرکاری افسران کی موجودگی میں ان کے متعلق تحقیقات کر کے یہ تسلی کی تھی کہ یہ ڈمی رائفلوں کی پیٹیاں ہیں جو ایک سرکاری ادارہ کی طرف سے دوسرے سرکاری ادارہ کو بھیجی گئی ہیں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳۱ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

آج طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

اِمتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام سہ ماہی سوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶/۲۸ ستمبر کو منعقد ہوگا۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع دوم۔
۲۔ رسالہ "روئیداد جلسۂ دعا"
۳۔ صداقت انبیاء از قرآن کریم۔

تمام زعماء / زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ تمام اراکین کو اس امتحان کی تیاری کی طرف توجہ دلائیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی ترغیب دیں۔ شہری اور بڑی مجالس کو اِس طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ رسالہ "روئیداد جلسۂ دعا" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہِ راست حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

ماہِ صیام میں حفّاظ کی ضرورت

ماہِ صیام غالباً ۷ یا ۸ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے جس کے لئے نظارت ہذا کو ان حفاظ صاحبان کے پتہ جات درکار ہیں جو ماہِ صیام میں مرکز کے انتظام کے ماتحت مختلف جماعتوں میں جا سکیں وہ خود نیز امراء و صدر صاحبان ایسے حفاظ کے پتہ جات ۲۰ اگست تک دفتر اصلاح و ارشاد کو بھجوا دیں تا پروگرام کے مطابق بروقت ان کو بھجوایا جا سکے۔ اسی طرح جن جماعتوں کو حفاظ کی ضرورت ہو وہ بھی اپنی درخواستیں ۲۰ اگست تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ وفا ۱۳۵۴ھ
۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء

ایمان میں درجۂ کمال حاصل کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسلام پر ایمان لانے کے بعد ایمان میں ترقی کرنے اور درجۂ کمال حاصل کرنے کے لئے دو باتوں پر خاص زور دیا ہے۔ ایک یہ کہ مومن غفلت کا شکار نہ ہوں بلکہ اسلام پر عمل پیرا ہونے میں اس تعہد سے کام لیں کہ دین اور اس کے مصالح سے غافل ہونے کا امکان باقی نہ رہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ٥ (الاعراف آیت ۲۰۶) اور اسی مضمون کی متعدد دوسری آیات سے ظاہر ہے۔ دوسرے یہ کہ مومن اپنے اندر ایسی استقامت پیدا کریں کہ ان کے لئے باطل نظریات اور ان پر عمل کرنیوالے گمراہ لوگوں کا اثر قبول کرنا ممکن نہ رہے۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہے لیکن ابھی اس میں اتنی پختگی نہیں ہوتی کہ وہ کافروں اور کافرانہ ماحول کے اثرات سے پوری طرح محفوظ و مامون رہ سکے۔ ایسے ناپختہ کار یا غافل لوگ غیر شعوری طور پر کافروں کا اثر قبول کرنے لگتے ہیں اور رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک جا پہنچتی ہے کہ وہ زبان سے تو اپنے مومن ہونے کا اقرار کر رہے ہوتے ہیں اور عمل ان کا کافروں جیسا ہوتا ہے پھر بھی ہوتے اس خوش فہمی میں ہیں کہ وہ پکے مومن ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کافروں کا اثر کسی رنگ میں بھی قبول نہ کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الفتح آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی دو خوبیاں بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ وہ کافروں کے خلاف بڑے سخت ہیں۔ دوسرے یہ کہ آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ اَشِدَّآءُ کا لفظ سخت گیر کے معنوں میں نہیں بلکہ ملاطفت کے بالمقابل شدّت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور شدید کا لفظ عربی میں ایسی سخت چیز کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جو کسی دوسری چیز کا اثر قبول نہ کرے اور اپنی اصل حالت پر قائم رہے۔ سو ان معنوں کی رُو سے مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ حق پر اس قدر مضبوطی سے قائم اور عمل پیرا ہیں کہ کافروں کے باطل نظریات اور ان کے خلافِ اسلام عمل و کردار کا کوئی اثر قبول نہیں کرتے یعنی ان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ کافروں کے نظریات، عمل و کردار اور رسوم و رواج کا خفیف سے خفیف اثر بھی قبول کریں۔ اس کے بالمقابل وہ آپس میں ایک دوسرے کا نیک اثر قبول کرکے نیکیاں بجالانے میں ایکدوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے ہیں۔

یہ امر قابلِ غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا یہ ہے کہ یہ خوبی اُن لوگوں میں پائی جاتی ہے جنہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تریاقی صحبت حاصل ہے۔ اس امر کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ نے واضح یہ فرمایا ہے کہ یہ خوبی ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور تریاقی صحبت کے اثر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ آپؐ نے انہیں کافروں کا خفیف سے خفیف اثر قبول کرنے سے محفوظ و مامون بنا دیا ہے۔ حق بات یہی ہے اور یہاں یہ امر ہی اللہ تعالیٰ نے ذہن نشین کرایا ہے کہ یہ خوبی صادقوں کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص صادقوں کی صحبت اختیار نہ کرے بلکہ اُن سے دور بھاگتے ہوئے از خود اپنے اندر یہ خوبی پیدا کرنا چاہے کہ وہ باطل نظریات اور سراسر غیر اسلامی ماحول کا سرے سے کوئی اثر ہی قبول نہ کرے تو اپنی اس کوشش میں اس کا کامیاب ہونا محال ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ٥ (التوبہ آیت ۱۱۹) فرما کر مومنوں کو ہمیشہ صادقوں کی صحبت اختیار کرنے اور ان کے ساتھ شامل رہنے کا حکم دیا ہے۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسے زمانہ میں جبکہ باطل نظریات اور باطل نظاموں اور سراسر مادی تہذیبوں کے زیر اثر مسلمان غیر اسلامی نظریات اور نظاموں کی طرف مائل ہوتے اور عمل و کردار کے غیر اسلامی سانچوں میں ڈھلتے چلے جا رہے تھے، احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپؑ نے اپنے متبعین کو اسلام کی جیتی جاگتی تصویر بنانے کی غرض سے ان پر اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اور كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کی اہمیت بڑی شدّ و مد کے ساتھ واضح فرمائی۔ ایک موقع پر آپؑ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”سنو! انسان کامل مومن اُسوقت تک نہیں ہوتا جب تک کفار کی باتوں سے متأثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کرلے۔ اور یہ فطرت نہیں ملتی جب تک اُس شخص کی صحبت میں نہ رہے جو گمشدہ متاع کو واپس لانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک کہ وہ اُس متاع کو نہ لے لے اور اس قابل نہ ہو جائے کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو اُسوقت تک اُس پر حرام ہے کہ اس صحبت سے الگ ہو کیونکہ وہ اس بچے کی مانند ہے جو ابھی ماں کی گود میں ہے اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے۔ پس اگر وہ بچہ ماں سے الگ ہو جاوے، تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے۔“ (ملفوظات جلد دوم ۲۵۹، ۲۶۰)

الغرض ایمان کی حفاظت اور اس میں کمال کا حصول کفار سے متأثر نہ ہونیوالی فطرت حاصل کرنے پر موقوف ہے اور یہ فطرت حاصل نہیں ہوتی جب تک كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے صادقین کی تریاقی صحبت سے فیضیاب ہونے میں کسر نہ اٹھا رکھی جائے۔

بیادِ عزیز عبد السلام اختر مرحوم

عبد السلام اختر فرزندِ اکبرِ من
در عمرِ نود و پنجاه رخت از جہاں کشیده

وقتے بہ شہرِ دہلی در دفترِ حکومت
از نصرتِ الٰہی بر رتبۂ رسیده

آمد ندائے آقا از مرکزِ مقدس،
او جاں بدست سوئے دار الاماں دویده

در کوئے حال مستی او راگذر نداوند
جز فقر و حالِ مستی ہیچ از جہاں ندیده

تقریر پُر زِ لذّت تحریر پُر زِ حکمت
ہر دو صفات بوده در فطرتِ حمیده

ہنگامِ شعر گوئی از نُصرتِ الٰہی
صد بار آبِ حیواں از کلکِ او چکیده

در کارِ دیں ہمیشہ مصروف داشت خود را
از بہرِ قومِ احمد دائم دِلش تپیده

دیدم نشانِ رحمت سرور بوقتِ تدفیں
بارانِ فضلِ رحماں بر تربتش چکیده

(علی محمد سرور (بی اے، بی ٹی) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ چاچڑاں شریف والے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ——— ربوہ

(یہ مقالہ "الجمعیۃ العلمیہ" کے اجلاس میں پڑھا گیا)

وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ
وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کا مقام

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ" کہ یہ پیغام ہر موجود شخص غیر حاضر کو پہنچا دے۔ کیونکہ بسا اوقات جس شخص کو پیغام پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والے کی نسبت بدرجہ اولیٰ اسے قلب و دماغ میں محفوظ رکھکر اس پر عمل پیرا ہوتا ہے حضرت خواجہ صاحبؒ بلا شبہ ایسے ہی لوگوں میں سے تھے۔ بلکہ اسلام کے دورِ ثانیہ میں آپ دوسرے "اویس قرنی" کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان وہ خواجہ صاحبؒ جنہیں مامور زمانہؑ "حکم عدل" نے "فرید وقت" کا خطاب دیا اور اس میں کیا شک ہے کہ ایسے انسان ایسے پاک دل اور صادق زبان لوگ زمانہ صدیوں بعد پیدا کیا کرتا ہے۔ لاریب آپ یگانۂ زمانہ تھے۔ نابغۂ روزگار تھے۔ گوہر نایاب تھے۔ اور قحط الرجال میں مردِ صادق اور کامل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"مگر خدا کی شان کہ ان ہزاروں میں سے یہ میاں غلام فرید صاحب چاچڑاں والوں نے پرہیزگاری کا نور دکھلایا وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ خدا ان کو اجر بخشے۔ اور عاقبت بالخیر کرے۔ آمین۔ اب جب تک یہ تحریریں دنیا میں رہیں گی میاں صاحب موصوف کا ذکر بالخیر بھی ان کے ساتھ کیا جائے گا۔ یہ زمانہ گذر جائیگا اور دوسرا زمانہ آئے گا اور خدا اس زمانے کے لوگوں کو آنکھیں دے گا وہ ان لوگوں کے حق میں دعائے خیر کریں گے جنہوں نے مجھے پا کر میرا ساتھ دیا ہے۔"

(انجام آتھم طبع اول ص ۲۲)

حضرت خواجہ صاحب "ولی اللہ" تھے۔ مستجاب الدعوات بزرگ تھے عاشقِ رسولؐ تھے۔ آپ بیک وقت باکمال صوفی بھی تھے اور جید عالم بھی۔ اچھے ادیب بھی تھے اور منجھے ہوئے شاعر بھی۔ سیاح بھی تھے اور محقق بھی۔ زاہد بھی تھے اور عابد بھی۔ آپ اہل دل بھی تھے اور اہلِ زبان بھی۔ جنہوں نے باطنی فیوض و برکات کے علاوہ ظاہری علوم کی شمع سے ایک عالم کو ضیا بخشی۔

آپ ہندوستان بھر میں مقبول و معروف شخصیت کے حامل تھے۔ گوہر شب چراغ کے مصنف کے مطابق ۱۸۹۷ء میں آپ کی مدح خوانی کا چرچا اس حد تک ترقی پذیر ہوا کہ مشاعروں میں "مصرعہ طرح" مجوز ہو کر آپ کی تعریف میں نظمیں پڑھی جانے لگیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے ہر سال بہاولپور اور ملتان کے دوسرے علاقوں میں ان کے یوم منائے جاتے ہیں جن میں شعراء اور ادباء انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں آپ کے علمی پایہ کا اندازہ مولانا عزیز الرحمٰن کے ۱۸۸۹ء کے ایک واقعہ سے کیا جا سکتا ہے کہ جب وہ مدرسہ دینیات بہاولپور کے ایک طالب علم تھے تو ایک مناظرہ علمائے ہندوستان میں بعض اختلافی مسائل پر ہوا اور خواجہ صاحب کو "حکم" مقرر کیا گیا۔ مولانا فرماتے ہیں:۔

"حضرت خواجہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی شانِ علمی کا وہ پہلا منظر اس وقت میرے دل و دماغ میں منقش ہے میں نے چشم عقیدت و بصیرت سے دیکھا کہ اتنے بڑے علماء و فضلاء کے مابین علمی، منطقی اور فلسفی مباحث کے متعلق جو بزرگ حکم مقرر ہوئے ہیں ان کی جلالت قدر اور عظمتِ شان کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں حضور کے چہرۂ اقدس سے جلالانہ تمکنت اور وقار ٹپکا پڑتا تھا۔"

خاندانی حالات

حضرت خواجہ صاحب خاندانی النسل عربی نژاد تھے۔ آپ کے جد امجد مالک بن یحییٰ جو ناصر بن عبداللہ بن عمرؓ کے پڑپوتے تھے ہجرت کر کے سندھ آئے اور یہاں اس خاندان کے افراد بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں بعض بزرگ ان کے ترک ملازمت کر کے فقیری اختیار کر کے خدمتِ اسلام بجا لاتے رہے اور "مٹھن کوٹ" میں گدی قائم کی۔ سکھوں کے مظالم سے تنگ آ کر حضرت خواجہ صاحب کے والد حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے نواب صاحب بہاولپور (ریاست) کی درخواست پر چاچڑاں تحصیل خانپور میں سکونت اختیار کر لی یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس خاندان کے مشہور صوفی بزرگ نور محمد صاحب سے شاہجہاں اور اس کے وزیر ارادت خان کو خاص ارادت تھی اور خواجہ صاحب کے دادا قاضی محمد عاقل سے بہادر شاہ ظفر کو بے پناہ عقیدت تھی۔ جس کا اظہار ان کا یہ شعر بھی کرتا ہے ؎

صحبت پیرِ مغاں ہم کو خوش آئی ہے بدل
ہم ہیں عاقل ربطِ قاضی سے دل رفتہ ہیں ہم

ولادت اور مختصر حالاتِ زندگی

خواجہ صاحب کے والد خدا بخش بیشتر اولاد ہونے کے علاوہ ولی اور خدا رسیدہ انسان تھے۔ بہت عرصہ کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تو دعائے خاص کے نتیجہ میں ۲۶ ذی القعدہ ۱۲۶۱ھ بروز منگل خواجہ صاحب پیدا ہوئے گویا اس روز طلوع آفتاب کے ساتھ چاچڑاں میں ایک روحانی "خورشید عالم" نے طلوع کیا۔ یاد رہے کہ "خورشید عالم" خواجہ صاحب کا تاریخی نام ہے جس کے اعداد کا مجموعہ ۱۲۶۱ھ اور یہی آپ کا سن پیدائش ہے)

آپ کے والد نے آپ کا نام شیخ فرید الدین گنج شکرؒ کی مناسبت سے غلام فرید رکھا یاد رہے کہ ہر دو فرید وقت کے زمانوں میں سات سو برس کا فاصلہ ہے۔ جو ہم نام و ہم کام بھی تھے اور اسم بامسمیٰ بھی) چار برس کی عمر میں خواجہ صاحب کے والد ماجد انتقال کر گئے۔ اور آٹھ برس کے تھے کہ والدہ بھی مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ تب نواب صاحب بہاولپور کی خواہش پر آپ کو ان کے محل میں منتقل کر دیا گیا۔

حضرت خواجہ صاحب نے آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ تیرہ برس کی عمر میں اپنے بڑے بھائی اور سجادہ نشین حضرت مولانا فخر الدین صاحب سے بیعت کی۔ جو آپ کو اولاد کی طرح چاہتے اور آپ کو ان سے عشق کی حد تک عقیدت تھی۔ حفظ قرآن کے بعد درس نظامی کی تکمیل کی۔ تفسیر حدیث فقہ اور دیگر علوم بھی باقاعدہ حاصل کئے۔ سولہ برس کی عمر میں باطنی علوم کی طرف متوجہ ہوئے

خواجہ صاحب نے علوم دینیہ کے ساتھ دوسرے علوم مثلاً تاریخ جغرافیہ کا بھی مطالعہ کیا تھا۔ آپ کو تحقیق اور گہرے مطالعہ کا شوق تھا۔ اسلئے آپ اکثر تاریخی مقامات دیکھتے اور معلومات حاصل کرتے علم الانساب میں کافی دسترس تھی کسی بزرگ کے تذکرہ پر اس کے نسب کے متعلق یوں تفصیلات بتاتے کہ جیسے سامنے کھلی ہوئی کتاب ہو۔ آپ تحصیل علم کے بارہ میں تعصب سے آزاد تھے۔ چنانچہ آپ نے انگریز دشمنی کے عروج کے زمانہ میں انگریزی سیکھنی شروع کردی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیراہ

تیراہ ناجی تصوف کی ایک شرط ہے خواجہ صاحب نے بتایا اسلامی طور پر اس شرط کو پورا کیا۔ آپ نے اٹھارہ برس بمقام روہی علاقہ چولستان گزارے۔ اور عبادت و ریاضت میں مصروف رہے رات کا اکثر حصہ شب بیداری میں گزارتے روزے رکھنے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔

عائلی زندگی

حدیث شریف میں ہے کہ اصل زہد یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر اس سے بے تعلقی اختیار کی جائے۔ خواجہ صاحب کو "در جہان" "و بیرون از جہان" کا مقام حاصل تھا اس تقاضا کے پیش نظر خواجہ صاحب کی شادی ہوئی۔ اور ایک لڑکا اور لڑکی تولد ہوئے ان کے صاحبزادے خواجہ محمد بخش صاحب نازک آپ کے بعد جانشین ہوئے

سجادہ نشینی

آپ بڑے بھائی مولانا فخر الدین کی وفات پر ۱۲۸۸ھ میں مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ مسند نشینی کے موقع پر نواب بہاولپور صادق محمد خان رابع نے چاچڑاں پہنچ کر آپ کی رسم دستار بندی ادا کی۔ اور خلعت فاخرہ پیش کی۔ آپ کی عمر اس وقت ۲۸ سال تھی۔

حلقہ ارادت

خواجہ صاحب کے عقیدت مندوں میں نہ صرف عام لوگ شامل تھے بلکہ آپ کی نیک نفسی، علمی بصیرت اور روحانی فیض کے طفیل والیان ریاست اور امراء بھی آپ سے خاص ارادت رکھتے تھے۔ اس ضمن میں نواب سید محمد خان رابع والی ریاست بہاولپور، نواب وزیر خان والی ٹونک۔ نواب مظفر خان والی جھل اور نواب سکندر خان والی ریاست چترال کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں نواب صاحب بہاولپور کو خواجہ صاحب سے بے پناہ عقیدت تھی جو ایک طرف خواجہ صاحب کی شخصیت اور علو مرتبت پر دال ہے تو دوسری طرف ان کی بلندی اخلاق و کردار کا پتہ دیتی ہے اس عقیدت کا ذکر مشہور صوفی اور ادیب حسن نظامی کی زبانی سنیئے "میں نے خواجہ صاحب کی بار زیارت کی ہے اور بارہا یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ خواجہ صاحب ایک گاڑی میں سوار ہیں جیسی بگھی کی گاڑی ہوتی ہے اور نواب صاحب بہاولپور (محمد صادق محمد خان ثالث مرحوم) ملازموں کی طرح اس گاڑی کو ہاتھوں سے دھکیل کر چلا رہے ہیں"

اور بقول صاحب مناقب فریدی کہ بہادر شاہ کے پوتے اور خواجہ کے خلفاء میں سے تھے)

"جو ارادت، عقیدت و ادب نواب صاحب بہاولپور کو حضرت کی نسبت ہے وہ شاید ہی کسی مرید کو اپنے پیر کے ساتھ ہوگا۔"

نواب صاحب نے پیر صاحب کے لئے ایک معقول جاگیر کے علاوہ ہزاروں روپیہ کا ماہانہ نذرانہ بھی مقرر کر رکھا تھا

خواجہ صاحب بزرگان چشتیہ کے معروف طریق کے مطابق مرید ہونے والے کو روبرو بٹھا کر پہلے مراقبہ کرتے۔ پھر سورۃ اخلاص پڑھتے پھر مرید کے دونوں ہاتھوں کو ہاتھ میں لے کر کلمہ پڑھواتے تین بار توبہ کرواتے اور نماز کی تاکید کرتے آپ بیعت کرنے والوں کو درود و وظائف بھی بتاتے تھے۔ خواجہ صاحب مریدوں کو نماز روزے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کرتے کہ نماز رسم کے طور پر ادا نہ کی جائے بلکہ نماز کا ہر رکن خدا تعالیٰ کے ساتھ الگ معاملے کی صورت رکھتا ہے۔ آپ تزکیۂ نفس، معرفتِ حق اور خدمت دین کی طرف خاص توجہ دلاتے۔

غرضیکہ خواجہ صاحب کا حلقۂ ارادت بہت وسیع تھا۔ سارے ہندوستان میں آپ کے مرید پھیلے ہوئے تھے۔

مذہب

آپ سلسلہ چشتیہ سے وابستہ تھے لیکن وسیع المشربی کے باعث کسی دوسرے سلسلہ کو برا نہ کہتے تھے۔ آپ فروعی امور کو قابل التفات نہ سمجھتے اور مسئلہ کی روح اور اصل کو لیتے۔ شریعت حقہ پر سختی سے پابند تھے۔ بدرسوم اور غیر اسلامی طریقوں سے بے حد نفرت تھی۔ عورتوں کی بے پردگی اور مردوں سے ان کا اختلاط ناپسند فرماتے۔

خواجہ صاحب اور علماء

علمائے حق کو خواجہ صاحب بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور بلا لحاظ ہر عالم کی قدر و منزلت فرماتے۔ خاکسار کے پڑدادا جنہیں مولوی سید نذیر حسین دہلوی سے دستار فضیلت بندھوانے کا فخر حاصل تھا (یعنی حضرت غلام حیدر صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو پیر صاحب سے محبت و ارادت کا تعلق تھا) سے روایت ہے کہ خواجہ صاحب موصوف انہیں گھوڑے پر خود پا بہ رکاب کرتے الوداع کرنے کے لئے ساتھ پیدل روانہ ہوتے اور فرماتے

"مہر عالم سوہارے سانوں فاتحہ
دی تفسیر سناؤ"

نیز فرماتے۔

"عالم سوہا دے اس بانہے
کوں کداں سرفراز فرائیو"

(یعنی اے بزرگ عالم ہمیں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سنائیں۔ اور آپ اس عاجز کو دوبارہ کب شرف ملاقات بخشیں گے

لیکن دین کے خلاف ۔ ۔ ۔ ۔

۔۔ کوئی بات قبول نہ کرتے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"بعض مولویوں نے خواجہ صاحب مرحوم سے دریافت کیا تھا کہ آپ کیوں مسیح موعودؑ کی تائید کرتے ہیں۔ مولوی لوگ تو ان کو کافر قرار دیتے ہیں تو انہوں نے کیا خوب جواب دیا کہ مولوی لوگوں نے پہلے کس کو مانا ہے اور کسی کو کافر قرار نہیں دیا۔ ان کا تو کام ہی یہ ہے۔ ان کی طرف مت خیال کرو۔"

(ملفوظات جلد نہم [illegible])

سفرِ حج اور خواجہ صاحب کا عشقِ رسولؐ

کہتے ہیں خواجہ صاحب کے ساتھ مریدین اور معتقدین کی کثیر تعداد حج کے سفر پر شامل تھی جن کے تمام اخراجات خواجہ صاحب نے برداشت کئے۔ ایک اندازہ کے مطابق چاچڑاں سے بمبئی تک خواجہ صاحب نے ۳۶ ہزار روپیہ خرچ کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ کل اخراجات لاکھوں تک پہنچ گئے ہوں گے۔ آپ نے اس سفر میں ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ روپے کے قریب مساکین و غربا کو بطور صدقہ و خیرات دیئے اس جگہ خواجہ صاحب کا پیار، عشق رسولؐ بھی ماپنے کے لائق ہے کہتے ہیں جوں جوں سرزمین عرب نزدیک آتی جاتی تھی آپ کے جذب و شوق میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ در حبیب پر پہنچے تو عجیب بے خودی کا عالم تھا۔ حضرت مولانا غلام احمد صاحب اختر صحابی مسیح موعودؑ لکھتے ہیں:۔

"آپ فرماتے تھے کہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر پہنچا تو میں روضہ شریف کے موقعہ پر ایسا بے خود ہو گیا کہ مجھ کو خیال آیا کہ اس سرزمین پر حضور صلعم نے قدم رکھے ہوں گے بہتر ہے کہ اس سرزمین کو بوسہ دوں۔ اس خیال سے میری گردن نیچی ہو گئی تو ایک حبشی غلام جو میرے پیچھے کھڑا ہوا تھا مجھے گردن سے پکڑ کر زمین پر پٹک کر دھکا دیا کہ "مشرک" ابھی جب میں کہ بل زمین پر گر پڑا تو میرے دل سے یہ لفظ نکلا او اللہ میری کوشش کے سوا میرے کام بنانے والے خدا تیرا شکر ہے اور میں نے جلد زمین پر بوسہ دے دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔"

(باقی)

مطالعہ کتب

ماہ اگست کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" مقرر کی گئی ہے قائدین سے التماس ہے۔ کہ وہ اس کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم
(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم شیخ محمود احمد صاحب شاد ولد ابن شیخ اللہ بخش صاحب درویش قادیان نے مورخہ ۱۷/۴ کو ۵ روپے وظیفہ پر دینے کی تھیں۔ اُن سے ضروری خط و کتابت کے لئے اُن کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر کسی صاحب کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ر اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ (معتمد مرکزیہ)

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ جون ۱۹۷۵ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
" چوہدری عبدالواحد صاحب
" مرزا غلام احمد صاحب
" عبدالغفور صاحب خالد کرک لاہور
ازطرف لفٹیننٹ عبدالمحسن کرک شہید۔
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے، بی ٹی۔
مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی
مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد ازطرف ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاٹھی مرحوم۔
مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔
مکرم ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
" میجر عبدالحمید صاحب سرگودھا
" حکیم طالب حسین صاحب جھول ضلع رحیم یارخان۔
مکرم راجہ منیر احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد الدین صاحب واہ ٹیکسی۔
منجانب محمد شفیع صاحب نوشہروی
محترمہ مسز اشرف (امۃ اللہ جان) صاحبہ ازطرف عزیز آصف اشرف صاحب مرحوم
مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی۔ ربوہ
" حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ مانگلہ ہل
منجانب والد صاحب چوہدری برکت علی صاحب
محترمہ امۃ السلام صاحبہ مانگلہ ہل
" امۃ الہادی نعیم صاحبہ کراچی

مکرم شیخ مسعود احمد صاحب اوکاڑہ
" محمد صدیق صاحب مجاہد کنجاہ ضلع گجرات
" چوہدری محمد اسلم حیات صاحب حافظ آباد
" چوہدری عطاء اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ
" ریحان انور صاحب ربوہ
" محمد ارشد لقمان صاحب ربوہ
" محمد اکبر سلطان صاحب ربوہ
محترمہ امۃ السلام بٹ صاحبہ ربوہ
مکرم میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر لاہور چھاؤنی
" محمد اکرم صاحب غوری
" قریشی محمد سعید صاحب ربوہ
" محمود احمد صاحب ربوہ
محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد
مکرم ماسٹر عطاء محمد صاحب ربوہ
" محمد دین صاحب ربوہ
" نعیم احمد خان صاحب کراچی
" شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ ازطرف جماعت لائل پور
" میاں محمد شفیع صاحب کراچی
" حاجی شریف احمد صاحب چک ۳۳ ڈی این بی بہاولپور۔
" حمید احمد صاحب خان آبدلو
" شیخ منصور مظفر صاحب کراچی
" چوہدری غلام اللہ صاحب لاہور
" مبشر احمد صاحب کراچی
" انس احمد صاحب ملتان
" حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد سندھ
محترمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ
مکرم چوہدری احمد جان صاحب ازطرف جماعت احمدیہ راولپنڈی۔
جماعت احمدیہ لاہور
جماعت احمد عنایت پور بھٹیاں، جھنگ
جماعت احمدیہ دارالرحمت شرقی۔
جماعت احمدیہ کراچی

اکنافِ عالم میں تبلیغ کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم تک اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی اس سے زیادہ فریب خوردہ، اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم اور کوئی نہیں ...... زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین! یہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے جس دن سے تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا۔ اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

(الفضل ۲۴ر جنوری ۱۹۳۵ء)

جو نوجوان حضورؓ کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ رشم بی بی کوٹ احمدیہ حیدرآباد بروز اتوار ۲۰ر جولائی ۱۹۷۵ء وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جنازہ دوسرے دن ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز جنازہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(ماسٹر محمد رمضان اسماعیل آباد۔ کالونی ملز۔ ملتان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ گزشتہ پندرہ دن سے سخت بیمار ہیں۔ اور بہت زیادہ کمزور ہوگئی ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو صحت عطا فرمائے۔

(بشیر احمد کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۲۔ میرے والد صاحب، میرے چھوٹے بھائی اور دوسرے سات قریبی عزیز اور رشتہ دار قتل کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان سب کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ (مشتاق احمد۔ نوانکوٹ۔ ملتان روڈ۔ لاہور)

۳۔ میرے فرزند عزیزم عزیز احمد صدیقی کا ایک ہاتھ رعشہ کے عارضہ سے اچھا ہوگیا ہے اور وہ اپنے گھر آگیا ہے۔ دوسرے ہاتھ کے لئے دوبارہ ہاسپٹل میں داخل ہونا ہوگا۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جن احباب نے دعاؤں سے عزیز مذکور کی مدد کی ہے ان کے ہم بہت ممنون ہیں۔ (والدہ عزیز احمد از جڑانوالہ)

۴۔ جماعت کوٹ کریم بخش کے ایک دوست چوہدری رحمت علی صاحب بعارضہ خرابی جگر بیمار ہیں اور بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(فیض احمد گمن صدر جماعت احمدیہ کوٹ کریم بخش)

ماہانہ کارگزاری رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکلات و ابتلاء مومنوں کے لئے تقرب الی اللہ کا باعث ہوتے ہیں

جبکہ

دوسرے لوگ مصائب کے وقت مایوس ہو کر تقدیر کو کوسنے لگتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جب انسان کو سچے علوم عطا کرتا ہے اور اس کا ان علوم کے مطابق عملدرآمد ہو۔ پھر اس میں قوت مقناطیسی پیدا ہو جاتی ہے اور نیکیوں کا نمونہ ہو کر وہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ یہ درجہ اس کو تب ملتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا وفادار بندہ ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ رنج میں، راحت میں، عسر میں، یسر میں، یا آسائش میں، ضرر میں، غرض ہر حالت میں قدم آگے بڑھانے والا ہو۔ اور اللہ جلشانہ کی وفاداری میں چست ہو۔ اس کو حاجتیں پیش آتی ہیں مگر وہ اس کے ایمان کو ہر حال میں بڑھانے والی ہوتی ہیں۔ کیونکہ بعض وقت حاجت پیش آتی ہے تو دعا کا دروازہ اس پر کھلتا ہے اور توجہ الی اللہ اور تضرع الی اللہ کے دروازے اس پر کھلتے ہیں اور اس طرح پر وہ حاجتیں مالی و جانی کی ہوں، عزت و آبرو کی ہوں۔ غرض دنیا کی ہوں یا دین کی اس کے تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جب وہ دعائیں کرتا ہے اور ایک سوز و رقت اور دلگداز طبیعت سے باب اللہ پر گرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتا ہے تو باب شکر اس پر کھلتا ہے اور پھر وہ سجدات شکر بجا لا کر ازدیاد نعمت کا وارث ہوتا ہے جو ثمرات شکر سے ہیں۔ اور اگر کسی وقت بظاہر ناکامی ہوتی ہے تو پھر صبر کے دروازے اس پر کھلتے ہیں اور رضا بالقضا کے ثمرات لینے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حاجتیں جب کسی بدبخت انسان کو آتی ہیں اور وہ مالی، جانی یا اور مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ حاجتیں اور بھی اس کی مجبوری کا باعث ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ بیقرار مضطرب ہو کر قلق کرتا اور ناامید اور مایوس ہو کر مخلوق کے دروازہ پر گرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے ایسا بیگانہ اور ناآشنا ہوتا ہے کہ ہر قسم کے فریب و دغا سے کام لینا چاہتا ہے۔ اگر کبھی کامیاب ہو جاتے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ذکر اور اس کی حمد و ستائش کا موقع نہیں ملتا بلکہ وہ اپنی کرتوتوں اور فریب و دغا اور چالبازیوں کی تعریف کرتا اور شیخی اور تکبر میں ترقی کرتا اور اپنی حیل و تجاویز پر عجب و ناز کرتا ہے۔ اگر ناکام ہوتا ہے تو رضا بالقضاء کے بدلے اس کی مقادیر کو کوستا اور بری نگاہ سے دیکھتا اور اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ غرض یہ حاجتیں تو سب کو ہیں اور انبیاء اولیاء و صدیقوں اور تمام منعم علیہ گروہ کے لئے بھی مقدر ہوتی ہیں مگر سعیدالفطرت کے لئے وہ تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتیں اور اس کو مزید انعامات کا وارث بنا دیتی ہیں۔ اور شقی مضطرب ہو کر قلق کرتا ہے اور ناکام ہو کر سخط علی اللہ کر بیٹھتا ہے۔ کامیابی پر وہ مبتلا فی الشرک ہو جاتے ہیں اور ناکامی پر مایوس۔"

(خطبات نور صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۹)

اعلانِ نکاح

برادرم مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب آف دادی ریان لمیٹڈ کالا شاہ کاکو ابن چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف جھنگ کا نکاح محترم مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی کی پوتی محترمہ نعیم فردوس صاحبہ بی۔ اے بنت مولوی عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی مولوی فاضل سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ہمراہ مکرم مولوی محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۴ر جولائی بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار شمیم پرویز۔ جھنگ صدر)

ضرورت ہے

ایک فرم کو چند کارکنان کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائیگی۔

(۱) گریجویٹ ہوں اور بزنس کا تجربہ ہو یا کامرس گریجویٹ ہوں۔ عمر ۲۴ سے ۳۰ سال ہو۔

(۲) ایف۔ اے۔ اچھی ٹائپ جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ انگریزی خط و کتابت کرنا جانتے ہوں یا کسی بزنس ادارہ میں کامیابی کے ساتھ چند سال کام کرنے کا موقع ملا ہو۔

خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول تعلیمی سرٹیفکیٹ بذریعہ ڈاک بھجوائیں۔ نیز اس درخواست کی نقل اور تعلیمی سرٹیفکیٹ ہمراہ لے کر اپنے خرچ پر انٹرویو کے لئے ۷ر اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعرات صبح ۱۰ بجے ربوہ تشریف لاویں۔

م د۔ معرفت مینیجر صاحب الفضل ربوہ

دعائے مغفرت

ہمارے والد مکرم حافظ عبدالواحد صاحب مورخہ ۱۳ر جولائی ۱۹۷۵ء بروز اتوار اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار لڑکے، چار لڑکیاں، سات پوتے، پانچ پوتیاں، دو نواسے اور دو نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ والد صاحب مرحوم نے بطور واقف زندگی ۲۷ سال احمدیہ اسٹیٹ میں کام کیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(منیر احمد بٹ کریانہ مرچنٹ ۲۰۰ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر۔ سندھ)

یہ نقدی کس کی ہے؟

۱۔ کچھ نقدی ملی ہے جس دوست کی ہو وہ خاکسار کے پاس خورشید یونانی دواخانہ میں تشریف لائیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

۲۔ مجھے تھوڑی سی نقدی بروز پیر صبح ۹ بجے ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو وہ مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

صوبیدار عبدالمنان
۵۳ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ
ربوہ

قائدین کرام چندہ اجتماع کی وصولی کی خاص کوشش کریں (مہتمم مال)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴